التماس

سرزمین ہند میں ہندو بیوگان کی غمناک داستانیں سن سنکر جگر پارہ پارہ ہوجاتا ہے جب خداوند عالم نے ہر مذہب و ملت میں مرد اور عورت دونوں کو مساوی حقوق عطا فرماکر دنیا کی نعمتیں بخشی ہیں اور لذات دنیوی اور خواہش ہائے نفسانی فطرتاً مرد عورت دونوں کو محسوس ہوتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایک کمسن بیوہ کی آیندہ دلی تمناؤں اور ارمانوں کا خون کیا جاتا ہے اور بچپن ہی سے بحالت جوگی وہ سب کی داسی بنادی جاتی ہے اور حسرتوں کے سوا اُس کی یہ کڑھن بھی قابل افسوس ہے۔ وہ جس گھر میں رہتی سہتی ہے وہاں دوسروں کے عیش و نشاط کو دیکھکر اُس کے سینہ سے دن رات آہ و فغاں کے شعلے نکلتے رہتے ہیں۔ یہ وہ شرارے ہیں کہ بھڑک کر تھم نہیں سکتے۔ یہ وہ الم ناک صدائیں ہیں کہ رونے والی کا منھ بند کرنے سے رک نہیں سکتیں۔ یہ وہ سوزش دل اور زخم جگر ہیں جو معمولی دوا اور ادنیٰ ترین مرہم سے اچھے نہیں ہوسکتے۔

رسوم اور رواجات مذہبی کی کورانہ تقلید نے خصوصاً ہند کی بے زبان بیواؤں پر ظلم ڈھایا ہے کم سنی کی بیوگی عمر بھر کی زندہ درگوری ہے جب تک اس مسئلہ پر عمل کرنے کیلئے ایکدوسرے کا انتظار رہے گا ہرگز اس خون ناحق

ایک ہندو بیوہ کی اپیل

آریہ ورت کے سچے ہمدردو - قومی درد سے بے کل رہنے والے انسانو - ہندوستان والو - میں بیوہ ایک بیکس و بدنصیب بیوہ آپ کی خدمت میں ایک التجا پیش کرنے کی اجازت چاہتی ہوں مگر وہ ایسی التجا نہیں جو بیکار سمجھ کر ردّی کے ٹوکرے میں ڈالدی جاوے وہ ایک فقیر کی التجا نہیں ہے جو روپیہ پیسہ کے لئے تمہارا دروازہ کھٹکھٹاوے . وہ اُس چندے کی فہرست میں لپٹی ہوئی نہیں ہے جو تمہارے سامنے مہذب بھیک کا نمونہ پیش کرے وہ ایسی التجا ہے جس میں ہزارہا التجائیں پوشیدہ ہیں جنکے الفاظ لاکھوں بےزبانوں کے الفاظ کا مجموعہ ہے جو درد بھرے سینکڑوں دلوں - اور ڈبڈباے ہوے ہزاروں آنکھوں اور تھامے ہوے لاکھوں کلیجوں سے نکلی ہے اس میں ایسی صاف گوئی ہے جو ریاکاری بےحیائی خودغرضی کے گناہوں سے مُعرّا و مُبرّا ہے اُسکا مقصد علاج چاہتا ہے - علاج زخم دل کا علاج - ناسور چشم کا علاج - آبلۂ جگر کا علاج - قوم کے سرپرستو - تمہیں

کا دریا اپنی روانی کو مسدود نہ کرے گا پس ہر شخص اپنے خاندان کا مصلح ہے
کسی کی شرکت یا انتظار کی ضرورت نہیں ہے جب ہر ایک شخص کم سنی کی
بیوگی کے درد کو محسوس کرکے اس درد میں حصہ لینا شروع کرے گا تو تھوڑے
ہی روز میں سابقہ رسم و رواج کی یک دم کایا پلٹ جائے گی اور آسمان سے
رحمت برسے گی۔ کام وہی اچھا معلوم ہوتا ہے جس کو عقلِ سلیم تسلیم کرے
اور مذہباً بھی کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

خدا کا شکر ہے کہ پونہ۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ بنگالہ وغیرہ میں قوم کے روشن خیالوں
نے اس مادہ میں اپنا عملاً ہاتھ بٹایا ہے کیوں ایسے ہمدردوں پر ہند کی تمام
بیواؤں کی دعائیں شکرگذاری کے پھول نچھاور نہ کریں اور خدا کے نزدیک
ایسے بندے کیوں مقبول بارگاہ نہ ٹھیریں۔

اب ایک ہندو قوم کی بیوہ اپنی قوم سے اپیل کرتی ہے جس کا فیصلہ
خردمندانِ قوم پر رکھا گیا ہے فقط

خاکسار

محمد احمد اللہ خاں منصور

حیدرآبادی

بہارِ نوجوانی کی موجوں میں اطمینان اور سرور کے غوطہ لگائے ہوں بلکہ میں بالکہ بیواؤں کے ذکر سے آپ کے کانوں کو تکلیف دینا چاہتی ہوں۔

ہندوستان کی اصلی بیوائیں یہی نوخیز کنواریاں ہیں جنھوں نے یا تو اپنے شوہر کو مرتے دم تک فی الحقیقت شوہر نہ سمجھا یا اگر سمجھا بھی تو اُسکا پھل نہ پایا۔

بیوہ کی زندگی

بھائیو میری عرضداشت کا یہ حصہ غالباً بہت ہی دردانگیز ہوگا اس کی وجہ سمجھ میں آئے گی۔کیوں؟ اس لئے کہ یہ واقعات ہیں بچپن سے لیکر مرتے دم تک وہ بھی صرف میرے ہی حسب حال نہیں یہ کڑیاں میں نے ہی نہیں جھلیں بلکہ میری لکھو کھا بہنیں اِنہیں آج بھی برداشت کر رہی ہیں یہ اُن کی زبان ہے میری نہیں یہ اُن کے خیالات ہیں میرے نہیں۔

آہ

میں اِس کاغذ کو۔اِس پتر کو بے شمار آنسوؤں کے

ایسی التجا سُننی پڑے گی اور محض سُننی ہی نہیں بلکہ اُسکا جواب دینا پڑے گا۔ جو تسکین دل ہونا چاہیئے لو سنو اور غور سے سنو۔ التجا کیا ہے۔ آہ وہ نہ کی جاتی مگر صرف اِس موہوم اُمید پر کہ مدت حیات کے پہاڑوں سے ٹکراتے اور منزل زندگی کے کانٹوں سے دل خراش ہونے کے بجاے دیوتاؤں کے آگے آہ و زاری کرنا وسیلہ صبر و نجات ہے۔

بیوہ | صاحبو۔ سب سے پہلے میں اِس منحوس لفظ کی تشریح چاہتی ہوں میں اپنے الفاظ میں تو بیوہ کی تعریف یہی کروں گی کہ وہ عورت جو آگ سے تپتی ہوئی زمین اور خون کے برسنے والے آسمان کے نیچے پیدا ہوئی ہو جس نے دُنیا میں آنکھ کھولتے ہی غم کے آنسو بہائے ہوں غم کا شہد چکھا ہو۔ غم کی لوریاں سُنی ہوں۔ مگر نہیں میں اپنے کو عوام کی بولی میں سمجھاتی ہوں کہ۔ بیوہ وہ زوجہ جس کے جیتے جی زوج انتقال کر گیا ہو لیکن اِس کے ساتھ ہی ساتھ مجھے یہ بتلا دینا لازم ہے کہ میں ایسی بیوہ نہیں ہوں اور نہ یہی عرضداشت اُن بیواؤں سے متعلق ہو گی جنہوں نے اپنے پتی کے ساتھ راحت و آرام کے مزے لوٹے ہوں

سُنبل کے مقابلہ میں کی جائے جس زلف پر سینکڑوں لیلیٔ شب نثار ہو جائیں جس زلف کے آگے ابرِ سیاہ مست معمولی سمجھا جائے وہی اس بے دردی اس ظلم اس سفاکی کا تختۂ مشق بنے۔
شکسپیر کے سُنہری تاروں کا یہ مظلوم خاتمہ ہو گیا اس سے بھی زیادہ مظلومیت اور کوئی ہو سکتی ہے کہ معصوم کنواریاں جو کل تک حورانِ بہشتی تھیں آج چنڈال کے بھیس میں آ جائیں۔

آہ۔ ایسے رواج کے پوجنے والو کیا تم اس سے کوئی فائدہ اُٹھانا چاہتے ہو کیا یہ کوئی فائدے کی بات ہے ہرگز نہیں۔ بدی کے جذبات اور بُرائی کے خیالات سر مونڈنے سے غارت نہیں ہوتے پھٹے کپڑے اور پُرانے چیتھڑے دلی وسوسوں پر پردہ نہیں ڈال سکتے۔ بُرائیاں اگر دل میں ہیں۔ تو کسی نہ کسی دن ظاہر ہو کر رہیں گی تم اپنی دانست میں یہ سمجھ لو کہ اِس سے لوگوں کی خواہشیں نفرت اور حقارت سے بدل جائیں گی، مگر واقعہ ہے کہ سینکڑوں بیوائیں

قطروں سے بہتے ہوئے چشمہ میں ڈبو کر لائی ہوں تاکہ
اس میں جذب کا مادہ پیدا ہو اور یہ آپ کے آنسوؤں
کو بھی اپنی کشش سے رواں کردے۔
اِس لئے کہ لاتعداد آہوں نے اِس کی گرانی کو اُڑا
اُڑا کر مٹا دیا ہے اب یہ بے شک آپ لوگوں کے نذر
کے قابل ہے۔
انصاف پسندو۔ شوہر کے مرتے ہی سب سے پہلی مصیبت
جو اُس پر نازل ہوتی ہے وہ اُس کا بدصورت کرنا ہے
عورت کی خواہش آخر دم تک یہی ہوتی ہے کہ وہ حسین
سمجھی جائے یہ مقتضائے فطرت ہے کہ ہر انسان اپنے
تئیں خوبصورت سمجھتا ہے اور عورت میں یہ مادہ بمقابلہ
مرد کے بہت زیادہ ہے عورت کے لئے اُس سے زیادہ
شاید ہی کوئی سخت جملہ ہو کہ (تمہاری صورت بھونڈی
ہے) ایسی حالت میں اُس کو فی الحقیقت بدصورت بنانا
کیسا ناجایز دباؤ ہے اِس سے زیادہ اور کیا ہوسکتا ہے
کہ اُس کی نازک اور سانپ کے پھن کی سی لہرانے
والی زلفیں کاٹ دی جائیں جب زلف کی تعریف

ہمدردو

بیوہ کی مصیبتوں میں سے ابھی صرف ایک ہی
مصیبت بیان ہوئی ہے جب اُسکے طرزِ معاشرت
پر بھی نظر ڈالی جائے گی تو معلوم ہوگا کہ بیان
کی ہوئی مصیبت بالکل سچ ہے لیکن اِس کے
لئے مجھے ایسا نقشہ کھینچنے کی ضرورت پڑے گی جو
آپ کو بآسانی وہ سلسلہ وار مصائب سمجھائے
فرض کیجئے کہ ایک مکان ہے جس میں ایک
ہندو بیوہ اپنے سُسرال والوں کے ساتھ رہتی
ہے گھر کے لوگ خاصے مال دار ہیں عیش و
عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں کھانے پینے
اوڑھنے کی ذرا کمی نہیں۔ نوکر چاکر حاضر سواری
موجود۔

وادی کے خوفناک گڑھوں اور پہاڑوں کے خاردار کھوؤں کو اس لئے تلاش کرتی پھرتی ہیں کہ اُن میں اپنی سیاہ کاریوں کے معصوم نتائج کو دفن کریں واقعہ ہے کہ خودکشی کی سینکڑوں وارداتیں بیواؤں میں محض اس لئے ہوتی ہیں کہ کہیں اُن کے ناجائز رازوں کا افشا نہ ہوجائے آہ یہ اُن کا قصور نہیں تمہارا۔ اور صرف تمہارا قصور ہے خفا نہ ہونا اگر یہ میں کہوں کہ تم یم فی۔ایمفی تھیٹر کے تماشوں سے کچھ بھی کم نہیں ہو جن کا کام ذبح ہونے والوں کا تماشا دیکھنا تھا۔

(ایک وقت جبکہ وہ اس طرح کا خوں ریز تماشا دیکھ رہے تھے۔ ایک درویش نے درانہ تھیٹر میں گھس کر انہیں اس فعل سے باز رکھنے کی کوشش کی مگر اُس وقت تھیٹر سے جو صدائیں بلند ہوئیں۔ وہ یہ تھیں۔ مارو۔ نکالو۔ لوہا دکھلاؤ۔ یہ واعظ کی جگہ نہیں بڈھے ہٹ جا۔)

کے لئے تباہ ہو جائیں پانی کا سلسلہ ٹوٹنے پر باورچی خانہ
کے کام کی ابتدا ہوتی ہے جس میں رات کے برتن
مانجنے سے لیکر پکانے تک سارے ضروری چھوٹے
موٹے کام داخل ہیں کھانے کے بعد سینے پرونے
کا وقت آتا ہے اور جہاں یہ نہیں ہوتا وہاں کوئی اور
دوسرے مبتذل کام سپرد بیوہ کئے جاتے ہیں شام کے
پروگرام میں پھر پانی لانا درج ہے جس کے بعد باورچی خانہ
کا پھر نمبر آتا ہے اور سونا تو سب کے آخر میں ہے۔
یہ ہے تختہ اوقات بیوہ کا جس کی ایک گھڑی بھی
تکلیف سے خالی نہیں ہوتی لیکن افسوس ابھی آپ
نے اُس فرق کو نہیں سُنا جو بیوہ اور کُنبہ والوں
میں برتا جاتا ہے۔ سُنئے سوا اس کے کہ بیوہ دن بھر
میں جس قدر محنت اور مشقت کرتی ہے کُنبہ والوں میں
سے ایک بھی نہیں کرتا۔ وہ کپڑا ادنیٰ درجہ کا پہنتی ہے
اور کھانا نہایت ہی پیلاوہ (سادہ نہیں ذلیل) کھاتی
ہے۔ جس کمرے میں رہتی ہے وہ نہایت ہی غلیظ
اور بدترین جگہ واقع ہوتا ہے۔ عموماً یہ ایسی جگہ ہوتا

غرض کوئی چیز ایسی نہیں جو نہ ہو مگر اِس سامان میں سے دُکھیاری بیوہ کے لئے۔

آہ

کچھ بھی نہیں اُس کا کام یہ ہے کہ علی الصباح اُٹھے (یعنی اس وقت جبکہ گھر میں پتّا تک نہیں ہلتا) حوائج ضروری سے فارغ ہو کے صحن دالان وغیرہ جھاڑے گھر میں اگر جانور ہوں تو انھیں کھولکر باہر ہنکا دے۔ اُن کے چارہ وغیرہ کو جو کھانے سے بچ گیا ہو اِکٹھا کر کے گوبر الگ کرے اُس کے اُپلے بنائے انھیں دیواروں وغیرہ پر تھوپ دے بیچے ہوئے سے گھر لیپے اُس کے بعد (اُس وقت جبکہ گھر کے لوگ ابھی آنکھیں ملتے ہوئے بستر پر جماہیاں لیتے پڑے ہوں) پانی لینے کے لئے کسی باؤلی یا تالاب پر جائے ساتھ ہی گھر کے میلے کپڑے جو ساس یا نندوں کے ہوں لیتی جائے تاکہ وہ دُھلکر اُن کے دوسرے روز کے استعمال

کی کیا کیفیت ہوتی ہوگی ۔ ایک چڑیا کو دیکھو جو صیاد کے پنجرے میں ہے لیکن دوسرے ساتھیوں کو نسیم کے جھونکوں سے اٹھلاتی صبا کی موجوں میں پیرتی سرسبز پہاڑیوں پر خوشی پھُدکتے دیکھتی ہے ۔

آہ اُسے بھی اپنا گذرا ہوا زمانہ یاد آتا ہے جبکہ وہ اِسی رنگ میں تھی لیکن مجبور ہے جذبات اندرونی جب بے خود کر دیتے ہیں تو ٹھونگ مار مار کر قفس کی تیلیوں کو توڑنا چاہتی ہے مگر نہیں توڑ سکتی ۔ آہ انسانی احساسات حیوانوں میں اوّل تو ہیں ہی نہیں جو ہیں بھی تو دریا اور قطرہ کی مناسبت ہے انسانی اثر پتھر کے پگھلانے آگ کے بجھانے کے لئے کافی ہے انسانی اثر زمین کو شق کر سکتا ہے اور آسمان کو دو پارہ بنا سکتا ہے مگر مجھے تعجب ہے کہ بیواؤں کی آہیں کیوں دُنیا میں بے اثر رہیں اور دُنیا کے عیش و راحت پر کیوں بجلی نہ گرادی ۔ اِس ہستیٔ ناپائدار کو کیوں جلاکر خاک سیاہ نہ کر دیا ۔ اپنے نالوں

ہے جہاں گوبر کی سڑانڈ یا پیشاب کی بدبو لیکن اِس
بے چاری سوختہ بخت کے مقابلہ میں کنبہ والی عورتیں
عمدہ اور رنگین کپڑے پہنتی ہیں نفیس کھانا کھاتی ہیں
خوبصورت اور ہوا دار کمروں میں رہتی ہیں جہاں
نرم گرم بستر اُن کے لئے مُہیا ہوتا ہے علاوہ اِس
کے آپس میں ہنستی بولتی ہیں چُہل مذاق کرتی ہیں
مگر اِس بے چاری دُکھیاری سے کوئی بھوٹے مُنہ بھی
نہیں پوچھتا کہ تو کس باغ کی مولی ہے ساری باتیں
دیکھتی ہے اور آہ کر کے رہ جاتی ہے کہئے کس سے
گھر کا پِٹّا پِٹّا خلاف لوگ تو خدا سے یہی چاہتے ہیں
کہ یہ بلا مر کے ٹلے تاکہ گھر کا دِلدّر دور ہو جائے۔
ہائے۔ ایک انسان جس کے دل میں ارمان تمام
اُمیدیں بھری ہوئی ہوں۔ جس نے ایک پَل بھی
اُن کے نکالنے کی فرصت نہ پائی ہو۔ جب اپنے
ہم جنسوں کو رنگ رلیوں خوش مذاقیوں اور عیش و
نشاط کے جھولوں میں پینگ لیتا ہوا دیکھتی ہوگی تو
اُس کے نازک اور خواہشوں سے بھرے ہوئے دل

پیرو یا مقلد احکام مذہب پر اخلاقی خوبیوں کے ساتھ ساتھ عمل پیرا ہوں۔ اخلاق عمل کی نیت سے بحث کرتا ہے جس کو قانون اعمال خارجی سے غرض ہوتی ہے افعال انسانی محض نیتوں سے متعلق ہوتے ہیں۔ نیتوں پر اثر ڈالنا اور انھیں اپنا متابعت میں لانا صرف اخلاق کا فعل ہے نہ کہ محض قانون کا۔ کوئی مذہب دُنیا میں سرسبز نہ ہوسکا جبکہ اس کے احکام اخلاقی نیکیوں سے معرا ہوئے کیونکہ احکام اخلاقی ہمدردی رحم اتقا سے مملو ہوتے ہیں۔ مثلاً کسی سچّے مذہب میں یہ حکم نہ ہوگا کہ اگر تمھیں اس قدر پیاس لگی ہو کہ مرنے کے قریب ہوجاؤ لیکن پانی نہ ملے اور شراب ملے۔ تو پینے کے بجائے پھینک دو مذہب کا فعل تو یہ ہے کہ وہ اپنے پیروؤں کو قدرت کے احکام اور فرائض کا پابند کرے جو مقصد زندگی ہے نہ کہ خودکشی کروائے غالباً آپ اس امر کو تسلیم کریں گے کہ بیوہ کے جذبات فطری کو روکنا جن کے روکنے

سے آسمان کے پردے کیوں نہ پھاڑ دئیے کہ برستا اور اس قدر برستا کہ طوفانِ نوح بن جاتا اور دُنیا اپنی نامزائی کی جواب دہی کرنے کے لئے اُس حاکم الحاکمین کے سامنے کالی کلوٹی سیاہ تابہ کی صورت گناہوں کی آنچ سے جھلستی ہوئی حاضر ہوتی مگر مجھے امید ہے کہ یہ ہوگا اور سب کچھ ہوگا دُنیا میں جس وقت اس قدر بُرائیاں ہوجاتی ہیں کہ نیکی کا پتہ نہیں ملتا اُس وقت یقیناً عذاب نازل ہوتا ہے لیکن ابھی غالباً دُنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کا مقصد مظلوموں کی فریاد سُننا اور اُن کی مدد کرنا ہے لیکن حضرات آپ کو سچے دل سے خیال کرنا چاہئیے کہ مذکورہ بالا واقعات کا بیوہ کے خیالات پر کیا مہلک ترین اثر مترتب ہوتا ہے جبکہ وہ یہ سمجھ لیتی ہے کہ اُس کو اُن تکالیف سے عمر بھر کے لئے دُو بدُو ہونا ہے مذہب کی سچائی انسان کے دل پر نقش تو ہوجاتی ہے لیکن کب جبکہ دوسرے

دھر لیتی لوگو۔ میں سچ کہتی ہوں کہ بیوہ کا اعتقاد درست نہیں رہتا وہ اپنے گھر کی چار دیواریوں میں بیٹھی ہوئی دُنیا بھر کی سیاہ کاریوں کے ارتکاب کا اقدام کرتی رہتی ہے اُس کی رات آنکھوں ہی آنکھوں میں کٹ جاتی ہے۔ وہ روتی ہے آہ و بُکا کرتی ہے دیواروں سے سر ٹکراتی ہے آخر مجبور ہو کر اپنی اُسی ٹوٹی پھوٹی کھٹیا پر گر پڑتی ہے جس کی باندھ کو اُس کے آنسوؤں نے بھگو بھگو کر تارِ عنکبوت کردیا ہے کُنبہ والوں میں تم کو وصیت کرتی ہوں اور یہ میری آخری وصیت ہے خدارا سنو۔ بیوہ کے ایک اخلاقی فرض۔ ایک انسانی فرض۔ ایک اعلیٰ درجہ کا فرض سمجھو۔ دیکھو میرے روح کو میری اِس التجا کے پورا کرنے سے محروم نہ رکھنا۔

سے وہ خود ایسی ہی مجبور ہے جیسے دریا اپنے بہاؤ
سے ایک بے حد غیر اخلاقی فعل ہے جس کا نتیجہ
لا مذہبی ۔ بے عصمتی ۔ خودکشی نکلنا لازمی ہے۔ پس
کیا یہ مصیبت نہیں ہے مذہب کے لئے ۔ کیا یہ
مصیبت نہیں ہے قوم کے لئے ۔ کیا یہ مصیبت
نہیں ہے ملک کے لئے۔ بیشک ہے اور یقینی ہے
اُس بیوہ کے آخری الفاظ کیسے دردناک ہیں جس
نے کم سنی ہی میں رنڈاپا لیا تھا ۔ ترکہ لوگوں سے
جس طرح عمر کاٹی ہے میں ہی جانتی ہوں بارہا میرا
ارادہ پارسائی سے اُکھڑ اُکھڑ گیا ۔ خاوند کی جدائی کی
وجہ سے بھی نیکی کا خیال ڈوبنے کو ہوا کئی دفعہ
دل میں آیا کہ کاش کوئی غیر قوم والا لُٹیرا ہی آ
نکلے تو اُس کے ساتھ چلی جاؤں اور اِس مصیبت
کی زندگی سے بچوں ایک سے زیادہ اوقات رات
کو جب گھر کے لوگ سوجاتے تو دوڑ دوڑ کر دروازہ
پر جایا کرتی کہ چوکی دار سے ہی بات کرلوں لیکن
پھر حیا مانع ہوتی اور بمشکل سینہ پر سنگ صبر

اثر رکھتے ہو چلو میں تمہارے ساتھ بارہ برس کے لئے رجعت قہقری کرتی ہوں میں تم سے ۱۹۰۸ء کی رپورٹ مردم شماری میں انٹرڈیوس کرونگی۔

تم کس کے اعداد ہو۔ تعداد بیوگان کے۔ کیا تم یہ بتلا رہے ہو کہ سیہ بخت ہند میں بدنصیب اُفتادہ قسمت بیواؤں کی تعداد دو کرڈوڑ نو لاکھ اڑتیس ہزار چھ سو چھبیس ہے کیا ان کو اکٹھا کرنے سے بڑے تین شہر صرف اِن مقدر کی ہیٹیوں سے آباد ہو سکتے ہیں۔ الٰہی تیری پناہ۔ اِن بیواؤں کی آہوں کا دُھواں زمین سے فلک تک پہونچتا ہوگا میں اِس مسئلہ کو غلط کہوں گی کہ ہر شخص اپنے افعال کا ذمہ دار ہے۔ نہیں قوم ذمہ دار ہے۔ افراد قوم ذمہ دار ہیں۔ چلتی ہوئی زبانیں۔ ابھرے ہوئے سینے۔ اُٹھتے ہوئے ہاتھ۔ یہ سارے کے سارے ذمہ دار ہیں اُن کا فرض ہے کہ وہ اِن منحوس اعداد میں کمی کر دکھائیں وہ اِن کو سوہن سے مُبتھکر رہتیں اور اُس کھُردُری سطح کو مصفیٰ بنانے کی کوشش کریں اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو

تعدادِ بیوگانِ ہند

سُننے والو اپنے کلیجے تھام لو کیونکہ میں تم کو اُن اعداد کی طرف لے جانا چاہتی ہوں جن کے ایک ایک نقشہ میں سینکڑوں خون کی ندیاں بہتی ہوئی نظر آئیں گی شب کی تاریکی سے تو صرف آنکھوں ہی پر اندھیرا چھا جاتا ہے لیکن اِن اعداد کی تاریکی تمہارے دلوں کے مسرت آلودہ اُفق کو سیاہ چادر سے ڈھک دے گی تمہارے روشن دلوں پر تھوڑے دیر میں تاریکی کا پھریرا اُڑتا ہوا دکھائی دیگا

اے روشن ہندسو۔ تم مِٹ جاؤ۔ تم مردم شماری کے دل خوش کُن رپورٹوں کو اپنی موجودگی سے آلودہ نہ کرو تمہارا وجود قوم کے حق میں سم قاتل کا حکم رکھتا ہے تم ہیضہ اور طاعون سُن چکے ہو بلکہ اُن سے زیادہ اُن سے بدتر۔ اُن سے مہیب

پندرہ تا بیس سال	.. ..	۴۱۱۰۹۳
بیس تا پچیس سال	.. ..	۷۲۳۳۴۵
پچیس تا تیس سال	.. ..	۱۱۱۴۹۲۱
تیس تا چالیس سال	.. ..	۳۳۷۱۳۶۱
چالیس تا پچاس سال	.. ..	۴۶۳۷۱۱۴
پچاس تا ساٹھ سال	.. ..	۴۸۸۱۷۱۵
ساٹھ سال سے اوپر متفرق	.. ..	۴۲۵۸۴۲
کُل میزان	.. ..	(۱۹۷۳۸۴۴۸)

مہاپرشو! کیا یہ تقسیم فی الحقیقۃ خون کے آنسو رُلانے والی نہیں ہے کیا ہندوستان کی آبادی کے ایک کثیر حصہ کا ذلت اور مصائب کی زندگی بسر کرنا قوم کی تحقیر و توہین نہیں کیا تمہارے بائیں پہلو سے پیدا کی ہوئی مخلوق کا تمہارے ہی آگے قیدیوں کی سی زندگی بسر کرنا ایک وحشیانہ قانون کا برتاؤ نہیں ہے کیا تم میں اور ایک افریقہ کے حبشی میں کوئی فرق ہے بلکہ اُس میں تو ظلم کے ساتھ ساتھ ہی اکثر رحم کی تحریک ہوتی ہے تم میں یہ بھی نہیں تم روتے ہوئے

قدرت کا قانون اُنھیں چند دنوں میں خاکِ سیاہ کردے گا۔

آہ - اعداد کا اکٹھا کرکے کھ دنیا تو ایک ہی مصیبت ہے لیکن اُن کی تقسیم میں بے شمار مصیبتیں ہیں جن کا سنبھلنا انسان کے بل بوتے کا نہیں ایک خنجر کھانے اور پھر چرکے اُٹھانے میں جو فرق ہے وہی اِس تقسیم پر صادق آتا ہے مگر اُس کو بھی سُن لیجئے کیونکہ مصیبت تنہا نہیں آتی میں آپ کو ۱۹۰۱ء کی رپورٹ مردم شماری کے لحاظ سے تعداد بیوگان کی تفصیل ذیل میں بتلاتی ہوں۔

عمر	تعداد بیوگان
لغایتہ یکسال	۸۵۹
ایک تا دو سال	۱۴۳۹
دو تا تین سال	۱۸۸۶
تین تا چار سال	۳۷۳۲
چار تا پانچ سال	۹۱۸۰
پانچ تا دس سال	۷۸۴۰۷
دس تا پندرہ سال	۲۲۷۳۶۰

اس کی چھت بالکل بوسیدہ ہوگئی ہے دیکھو وہ لیک رہی ہے کیونکہ رسم و رواج کی گندی بوچھاروں نے اُسے چھوجرا کردیا ہے ہندوستان تمہارا مکان ہے اس کو آسمان اور زمیں چھت فرش ہے اُسے ڈھپ جانے نہ دو تم نہیں دیکھتے کہ اُسکا فرش تم ہو یہ سیل تمہارے لیے مضر صحت ہے یہ تم میں بخار کھانسی زکام و نزلہ یہاں تک کہ سرسام بھی پیدا کردے گی۔ آخر میں وہ وقت آئے گا (اگر دیر کروگے) تو یہ سیل تمہیں بیمار کردے گی اور چھت تمہارے سر پر گر پڑے گی۔ پھر دُنیا میں تمہارا نام ونشان بھی باقی نہ رہیگا۔ سچ ہے بقول مولانا حالی ؎

جو ضعف کا کچھ اپنے کرتے نہیں تدارک
وہ قوم چند روزہ دُنیا میں مہمان ہے

تمہیں اس کی بھی خبر ہے کہ چند سال کے بعد تمہارے شاداب ملک کی آبادی کس قدر زبردست نقصان کے بھگتنے پر مجبور نہ ہوگی وہ بھی صرف تمہاری وجہ سے مردم شماری کی رپورٹیں صاف بتلارہی ہیں کہ ہندوستان

کو دیکھتے اور رہ جاتے ہو۔ تم دیوار سے سر ٹکرانے والی
کو منع نہیں کرتے اور دم سادھ لیتے ہو۔ اگر ایسا ہی
تھا تو یہ ستی کی رسم کس لئے موقوف کی اُس کے
انسداد میں کیوں دھڑا دھڑ مخالفتیں کیں اسٹیج پر ہاتھ
نچا نچا کر لکچر دیئے اُس میں تم نے کیا فائدہ سوچا
تھا کیا وہ اس وقت کار آمد نہیں ہوئی بیشک
ایک بیوہ اِن مصیبتوں اور تکلیفوں کے بجائے اپنے
پتی کے ساتھ جلنا پسند کرے گی ممکن ہے کہ اُسے اپنے
اُسی شوہر سے محبت نہ ہو ممکن ہے کہ وہ رشتۂ زن و
شوہر کی مسرتوں سے واقف نہو ممکن ہے کہ اُس نے
اپنے زمانہ وابستگی میں لذاتِ زندگی کا پھول نہ سونگھا
ہو مگر اُس کٹھن منزل کی مسافرت اُس چٹیل میدان
کے بادیہ پیمائی اس ناپیداکنار وادی کی خاک
چھاننے کے بجائے وہ یک لخت کسی قعر عمیق میں
گرنے اور دُنیا کے سفاک منظر سے روپوش ہو جانے
کو زیادہ چاہت کی نظر سے دیکھے گی سونے والو
اینڈ اینڈ کے نہ سو۔ اُٹھو جاگو یہ مکان گرنے والا ہے

تباہی قریب ہے تم نہ دیکھو گے مگر تمہاری آیندہ آنے والی نسلیں اس کا مزا چکھیں گی اور اُن کے دل سے جو بد دعا نکلے گی وہ تمہارے روح کو بھی چین سے سونے نہ دے گی۔ صاحبو۔ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ عورت اور مرد کی آفرینش ایک ہی غرض کے لئے ہوئی ہے اُن کی حیثیت دو پہیّوں کی سی ہے جو ایک گاڑی کے چلانے میں ایک ہی سے کارآمد ہیں اور فی الحقیقۃ جبکہ قدرت نے سب سے پہلے ایک مرد اور ایک ہی عورت کو پیدا کیا ہوگا اُس کا منشار ایک کو دوسرے کا ماتحت کرنا نہ ہوگا کیونکہ یہ مشاہدہ ہے اور اُس کے خلاف کہنا سخت غلط بیانی ہوگی کہ مرد دُنیا کے اہم ترین معاملات میں اپنی ذہانت جس حساب سے صرف کرتا ہے عورت اُس سے زیادہ جودت اپنی ذمہ داریوں کے سر سے اُتارنے کے لئے استعمال کرتی ہے بلکہ ایک حساب سے دیکھا جائے تو معاشرت اور تمدن کے حق میں عورت کا درجہ مرد سے کچھ بڑھا ہی ہوا ہے الغرض قدرت نے مرد کو عورت کی نسبت یا عورت کو

میں ہندو بیواؤں کی تعداد ہر سال بڑھتی جارہی ہے
اور اسی مناسبت سے آبادی میں بہت زبردست
انحطاطی انقلاب ہو رہا ہے چنانچہ گذشتہ سال میں ہندوؤں
کی تعداد دس لاکھ کم ہوگئی ہے اور دیگر اقوام کی دس
فیصدی سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے سنہ ۱۸۹۱ء کی نسبت
سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں چھ لاکھ تین ہزار چار سو سینتالیس
ہندوؤں کی کمی واقع ہوئی ہے اسوقت تک کل تعداد
ہندوؤں کی بیس کروڑ ستر لاکھ پچھتر ہزار دو سو ستتر
تھی اس حساب سے تین ہزار چار سو اکتیس برس میں ہندو
قوم کا خاتمہ ہو جائیگا کیا اس پیشین گوئی کو پورا ہونے
دوگے کیا اس منحوس مستقبل کی سرسبزی تمہارے لئے
فنا کا سیاہ نشان نہوگا۔

سنو۔ اگر تمہاری ہمتیں مستقل ہیں تو تم ضرور ہندوستان
کو اس تباہی سے اس منحوس پیشین گوئی سے اسی
طرح بچالو گے جس طرح ہیلے[لہ] کا دمدار ستارہ بلا کسی
خوفناک واقعہ کے تم میں سے گذر گیا ورنہ یاد رکھو کہ

لہ سنہ ۱۹۰۹ء کا دمدار ستارہ جو ہیلے صاحب کے نام سے منسوب ہے۔

ایک بھی نہیں یہ غلط ہے۔

اے ہمدرد بھائیو۔ یہ سراسر غلط ہے عورت کی نسبت اثبات کے سوا نفی میں جواب دینا خدا کے آگے جھوٹ کہنا ہے۔ اگر تم نے خود تمام لذائذ سے حظ اُٹھالیا اگر تم نے اپنے لطف و عیش کیلئے اپنے مفید قواعد بنا لئے۔ اگر تم نے اُسے اپنے جبر و مکر سے بھرے ہوئے خود ساختہ قانون اور منافقانہ اخلاق کے طفیل میں جائز لذّت سے محظوظ ہونے نہ دیا تو ہائے بُرا کیا بُرا بھی اپنے لئے نہیں۔ ملک و قوم کے لئے۔ حکومت و سلطنت کے لئے اور آئندہ نسل کے لئے بُرا کیا رونا اس کا ہے کہ تمہارا کانشنس[1] کہاں غارت ہوگیا تمہارے نورِ ایمان کی روشنی کہاں گئی اس کا بھی خیال نہیں ہوا کہ صریحاً روزِ روشن میں ناانصافی کر رہے ہو عورت سے کہتے ہو کہ خبردار نکاح نہ کرنا۔ رسم و رواج کے خلاف کرنا برادری میں نکّو بننا ہے تم رنڈوے نہیں رہے۔ جوان اور نوجوان ارمانوں میں بسے ہوئے۔ حسرتوں میں پلے ہوئے دل کو دھڑکنے سے منع کرتے ہو۔ لیکن اپنے جھوٹے جذبہ

[1] قوت ضمیر جو انسان میں کم و بیش ہوتی ہے۔

مرد کی نسبت یہ کہنے کا کسی طرح مجاز نہیں بنایا (کہ تم مجھ سے کمتر ہو) دُنیا بھر کے اعلیٰ درجہ کی قوموں نے جنھوں نے کچھ ترقی کی یا کر رہی ہیں بغیر مساوات کا استعمال کئے ترقی کا مُنہ نہ دیکھا اگر کہیں ذلیل ہوئے ہیں تو عورت کے حقوق۔ اگر کسی جگہ ضبط کر لئے ہیں تو عورت کے حقوق اگر کوئی قوم زنجیر ڈالنے کا باعث ہوئی ہے تو وہ آپ کا ملک ہے۔ مجھے معاف کرنا اگر یہ میں کہوں کہ آپ نے کوئی برائی کوئی سختی کوئی ظلم اٹھا نہیں رکھا آپ نے منشاء قدرت کو پورا تو پورا ادھورا بھی ہونے نہ دیا ذرا میری طرف تو دیکھئے اور مجھے بتلایئے کہ آپ کس حکم کی بنا پر عورت سے قیدی کا سا برتاؤ کرتے اور تحکّم و تشدد عمل میں لاتے ہو آپ میں آخر کون بڑائی ہے۔ جس نے آپ کو یہ کہنے کا موقع دیا کہ (گروہ انسانی میں عورت صنف ضعیف ہے) کیا آپ کا دل ہے اُس کا نہیں کیا آپ کا سینہ جذبات و احساسات سے پُر ہے اُس کا نہیں کیا آپ رنگ روپ صورت سیرت سب کچھ رکھتے ہیں عورت کے پاس اِن میں سے

جنھوں نے تمھیں مضبوطی سے باندھ رکھا ہے اپنے بندھے ہونے کو جانتے ہو مگر کوشش نہیں کرتے کہ اس جکڑ سے مخلصی ملے۔ شاستر مجموعہ رسم و رواج ہے۔ کتنی سخت غلطی ہے وہ بھی بےوقوفوں سے نہیں عقلمندوں سے کیا یہ جرم نہیں کہ تم اپنے اصلی قانون سے ناواقف ہو گورنمنٹ کا قانون تمھیں بالاعلان کہتا ہے کہ قانون کی ناواقفیت کوئی عذر نہیں ہے اور تم سر تسلیم خم کرتے ہو لیکن مذہب کے قانون کے نہ جاننے پر شرمندہ تک نہیں ہوتے نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ ایک انگریز مقنّن تمہارے قانون کے متعلق یہ کہے کہ جب تک قانون سابقہ (وید) رسم و رواج کے پراگندہ مواد سے نکالکر ترتیب نہیں دیا جائیگا اس سے قواعد کا استخراج ناممکن ہے" اور تم اسی مواد میں قانون اصلی کو اور لپیٹتے جاتے ہو کیا شاستر کے آگے رسم و رواج کی کوئی ہستی ہے کیا انسانوں کے دستور کی دیوتاؤں کے عطیہ اور ارباب دانش کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہے کیا تم اس رسم کو مٹا نہیں سکتے جس کو تمھیں نے قایم کیا کیا تم میں اس رواج

بڑھے جوش سے گرمائے ہوئے دل کو چھید کرنے سے نہیں
روکتے۔ افسوس افسوس اس سے زیادہ کون ایسا فعل
ہے جس پر شرم کے آوازے کسے جا سکتے ہیں اس
سے بڑھ کر کون ایسی حرکت ہے جس پر لعنت اور پھٹکاروں
کی بوچھار ہو سکتی ہے۔
بیدردو۔ ذرا دیکھو تمہیں خلقِ خدا کچھ اور کہتی ہے
راکشیوں کے فعل کو انسانیت پر محول کرنا جانور بننا
ہے خدا کے لئے اس جانور پن سے باز آؤ اور انسان
بننے کی کوشش کرو دیکھو مل اپنی کتاب (دی سبجکشن آف)
میں لکھتا ہے "سچے اخلاق کا مدرسہ اس سے بڑھ کر کیا
ہو سکتا ہے کہ ایک درجہ والے آپس میں برتاؤ کریں
غیر شائستہ لوگ اپنے برابر والوں کے ساتھ رہیں اُنکے ہاں
مساوات کا عمل گویا دشمنی کا برتاو ہے موجودہ زمانہ کا
اخلاق اس تعلق کی تائید کرتا ہے مساوات کا عمل
دراصل سچی سوسائٹی ہے۔

رسم و رواج اور مذہب کے سچے احکام

سننے والو صرف رسم و رواج ہی ایسی زنجیریں ہیں

طرح اصل قانون کے مقابلہ میں نظیر کی کوئی وقعت نہیں
ہے اسی طرح رواج شاستر کے ہوتے ہوئے بیکار محض
ہے اور یہ ایسا رواج ہے جس سے سوائے مہلک
نقصان کے فائدہ کی امید نہ ہو۔ مشہور مسئلہ ہے کہ "دنیا
اسی طرح بدلتی آئی ہے اور ہمیشہ بدلتی رہے گی"
ایک جگ کے لوگوں نے جس امر کو اپنے لئے مفید
سمجھا دوسرے جگ والوں نے اُسے اپنے لئے مضر سمجھا
لیکن کبھی یہ مطلب نکلا کہ وہ دوا گا رہے یا لوگ اُسے اپنے
دینی قانون کا ایک اہم جُز تسلیم کریں۔

صاحبو۔ تمہارا زمانہ ایک روشن زمانہ ہے۔ بیشک تم اس
تاریکی کو اپنی مستقل کوششوں سے کافور کر سکتے ہو تمہیں
اسکا ضرور خوف ہے کہ مذہبی قانون اس مبارک کام کی
تائید نہیں کرتا۔ مگر نہیں ایسا نہیں ہے۔ کیا تم نے شوق سے
اپنے مذہبی احکام کو نہیں پڑھا۔ دیکھو وشنو سمرتی میں
کیا درج ہے۔

اشلوک

نشٹے۔ مرتے۔ پتر اودرا جتے۔ کلی بے چا۔ پتی تنے تیپوَ۔

کے زائل کرنے کی مقدرت نہیں ہے جس کا تمہیں سے استحکام ہوا تم سب کچھ کر سکتے ہو بشرطیکہ تم میں ہمت اور تمہارے ارادہ میں استقلال ہو روشن خیالی اور حلم تمہارے ساتھ ساتھ ہو دُنیا کا خیال نہ کرو۔ لوگوں کی جھڑکیاں سہو گالیاں کھانے میں کوئی پرہیز نہ کرو۔ اپنی مشین کو بلا کسی آنے والے مہلک خیال کے چلاتے رہو تب یہ ہوسکتا ہے اور یہ بھی نہیں بلکہ تم لوگوں کو قانون حقیقی کا پابند بھی ساتھ ہی ساتھ بنا سکتے ہو لیکن یہ بہت صدمہ کی بات ہے کہ اگر تم جیسے سمجھ ہو کے یہ کہہ دو "شاستر اس کی اجازت نہیں" تم کو ایسی غلطی کبھی نہ کرنی چاہیئے کیونکہ وہ فی الحقیقت ایک غلطی ہوگی سنو۔ مندرجہ ذیل گیرتھ سُوتر میں شاستر کو رواج پر فضیلت دی گئی ہے۔

ترجمہ شلوک

"کیا دُنیا کیا آخرت دونوں کے بارہ میں شاستر کا قول فضیلت رکھتا ہے اگر شاستر نہ ہو تو رواج پر عمل کرنا واجب ہے" اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب

شلوک

سُسرتی یسُمرتی۔ پرانشودر دہے شوپرس پرم۔ پوردم پوردم
بلی ریم سیار وتبتی نبایا ویدو۔ ودھو۔

ترجمہ۔ وید اور سُمرتی اور پُران اِن تینوں میں جب اختلاف ہو تو وید کو فضیلت ہے پُرانوں اور سُمرتی میں اختلاف ہو تو سمرتی کو منوسمرتی میں یہ درج ہے کہ جب عورت کو خاوند نے چھوڑ دیا ہو۔ یا جو بیوہ ہوگئی ہو۔ دوبارہ شادی کرکے لڑکا جنے تو وہ لڑکا پونر بھو یعنی دوبارہ شادی شدہ عورت کا لڑکا تسلیم کیا جاتا ہے تعجب ہے کہ کج بحث اکثر منوسمرتی ہی دلیل میں پیش کرتے ہیں بجائیکہ مندرجہ بالا شاستر سے ودھواہ دواہ کی اور تائید ہوتی ہے کیونکہ منوجی بیوہ کا ہونا اور اُس کا دوبارہ نکاح خود ہی تسلیم کرتے ہیں احکام و اقوال صدہ سُمرتیوں سے لئے گئے تھے جن کی تصدیق وید کے احکام بھی کرتے ہیں۔ قدیم دستور ہے کہ "خاوند کی نعش کے پاس بیٹھی ہوئی وستری کو دوست احباب مندرجہ ذیل منتر کہتے ہوئے وہاں سے اُٹھاتے۔

پنچا۔ سو ر سچو۔ ناری نام ۔ پتی ریبنو۔ ودھی ۔ تیسے۔

ترجمہ۔ اگر خاوند مفقود الخبر ہو جاوے۔ یا مر جائے۔ یا نامرد ہو جاوے۔ یا سنیاسی ہو۔ یا بھرشٹ ہو جائے۔ اِن پانچ صورتوں میں استری دوسرا خاوند کرنے کی مجاز ہے۔

مندرجہ بالا شلوک سے زیادہ اور کوئی عبارت ہو سکتی ہے۔ اور یہ شلوک نکاح ثانی کی اجازت نہایت صفائی سے دیتا ہے اس سے اُن اقوال کی تائید ہو سکتی ہے جو ودھوا دواہ کے قطعی مخالف ہیں اور مذہباً اسکی اجازت ہی نہیں بتلاتے ۔ ہاں ایک بات اور لکھنی ضرور ہے کہ بعض جاہل لوگ جن کو قوم کے مرنے اور جینے سے کوئی غرض نہیں ہے وہ عموماً کج بحثی کرتے ہیں۔

مثلاً پُرانوں کو اِس تائید میں پیش کرتے ہیں لیکن یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ پُرانوں کو شُرتی پر۔ کسی طرح فضیلت نہیں ہو سکتی ۔ اول تو پُرانوں میں اِس کے متعلق کوئی قطعی ممانعت ہی نہیں کی گئی ہے اور جو ہو بھی تو وہ قابل تسلیم نہیں ۔ چنانچہ بیاس جی لکھتے ہیں۔

دُنیا سمجھی ہوئی تھی وہ تیرے نعش کے پاس اِسوقت
پڑی ہوئی سابقہ رواج پر معمل ہے اس کو آیندہ
اولاد اور دولت سے خوش رہنے کی دعا کر۔

بھائیو۔ میں نے اپنی حقیر کوشش سے آپ پر
اِتنا ضرور ظاہر کردی ہے کہ مذہبی قانون ودھواہ دواہ
کا مخالف نہیں ہے قانون میں تمام دُنیا کے مسائل
سے بحث ہوتی ہے کیونکہ وہ ایک نظام عالم کے لئے
مدون ہوتا ہے جس طرح ایک دریا جس کا کام بڑے
سمندر میں جاکر ملتا ہے بہتے بہاتے اپنی دو طرفہ مزرعوں
اور کھیتوں کو سیراب کرتا جاتا ہے اسی طرح قانون
الہامی کا بھی ہر ایک مسئلہ معاشرتی کے متعلق کچھ نہ
کچھ ریمارک ہوتا ہے اب یہ کام شارحوں کا ہے کہ وہ
اسے اس طرح ظاہر کریں کہ جس طرح ایک مصور ایک
گلاب کے پودے کو اس کے اصلی قد و قامت میں
دکھلاتا ہے تاکہ طالبان سائنس اس کے ہر رگ و ریشہ
سے فائدہ اُٹھائیں۔

شلوک

اُودی رشیوا۔ ناریابھی ۔جیوالوکا۔ ہتیا سومتنا۔ مُپا سیتا
ہ ھی ہستاگرا۔ بہیا ویدھی شوتو ہتیا پتیا تیوار جاہتہ وابھی
سنبھا بھوا۔

ترجمہ ۔ اے عورت تو اُس خاندان کے پاس بیٹھی ہوئی
ہے جس کی روح پرواز ہوگئی ہے۔

اُٹھ اور زندوں میں شامل ہو اب اُس پرش کی
زوجہ بن جو بیوہ سے شادی کرنا چاہتا ہے" دوست
احباب نعش کی طرف مخاطب ہوکر حسب ذیل منتر پڑھتے
ہیں جو سمرتی میں درج ہے جو ودھوا دواہ کے وقت پڑھا
جاتا ہے۔

ارتھ "ایشور یہ ستری پتی کے گھرہن کرنے کی اچھا کرنے
والی جیتے پرش کو پرابیت ہوتی ہے اب تمام ویدوت
کرموں کے پالن کرنے کی اچھا رکھتی ہے اُس کو اولاد
اور دولت عطا کر"

ترجمہ ۔ اے مرے ہوئے ۔تیری عورت جو تجھ کو اپنی

بڑھ چکی ہیں لیکن تم متقدمین کے نقشِ قدم کی تلاش
اور اس کی جستجو میں خود پریشان ہو رہے ہو سچی
بات تو یہ ہے کہ تم سے زیادہ بدنصیب کوئی قوم
تمہارے زمانہ سے زیادہ بدتر کوئی زمانہ نہ ہوگا کہ تم
اِن بُرے حالوں پر بھی اپنی ہٹ سے باز نہیں آتے
جبکہ اس زمانہ میں جس کو کہ اصلی شادابی کا زمانہ کہا
جاتا ہے وہ لوگ جنہیں اپنی اطمینان اور فارغ البالی
کی وجہ سے دُنیا اور دُنیا کی برائیوں کی کوئی پرواہ
نہ تھی۔ انھیں اصولوں پر عمل پیرا تھے۔ جو قومیں
زندگی کی جان سمجھے جاتے ہیں جن کا خیال ہے کہ وہ
مبارک زمانہ اِس قسم کے وِواہ سے مبّرا تھا وہ غالباً
اس کو سن کر سر بگریباں ہوں گے کہ پہلے
جگھوں میں خاندانی اور اعلیٰ دان کے لوگ وِدھواہ
سے دِواہ کرنے کو عیب جانتے تھے چنانچہ اِن
شلوکوں سے جو مہابھارت کے بھستم برپ باب (۹۱)
کے ہیں ودھواں دواہ کا صاف ثبوت ملتا ہے۔
ارتھ۔ ناگ راج کی لڑکی جس کے اول خاوند کو

متقدمین کا طرزِ عمل

حضرات - ہاں ایک اور بات باقی رہ گئی ہے لوگ کہیں گے کہ "شرتی اور ودہووں سے تو سمجھا دیا گیا کہ ودواہ دواہ کی اجازت شاستراً ہے مگر کوئی ثبوت نہیں ہے کہ متقدمین نے اس پر عمل کیا ہو۔ جن لوگوں سے قریب تر زمانہ کے ہم ہیں اگر وہی اس کے ماننے والے نہ ہوں تو ہم بے چارے کس گنتی میں ہیں" میں اس امر میں پھر آپ سے التجا کروں گی کہ یہ وہی رسم و رواج کی بحث اور اس کی تقلید ایک مبتذل رسم سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی اگر فی الحقیقت انھوں نے ایسا نہ کیا تو کیا ضرور ہے کہ ہم بھی ایسا کریں پھر ان کا نہ کرنا یا کرنا کوئی قانون نہیں اگر وہ افلاطون تھے تو اپنے زمانہ کے۔ تم اپنے وقت کے ارسطو ہو ان کا زمانہ ممکن ہے کہ اس کے خلاف ہو۔ لیکن تمہارا زمانہ ایسا نہیں ہے تمہاری نسلیں کمزور ہوتی جاتی ہیں دوسری قومیں تم سے ترقی کرکے

زوجہ تارا نامی بیوہ نے اُس رسم کی متابعت
میں اپنے دیور سگریو نامی سے نکاح ثانی کیا۔
متقدمین جو ملک کے مُصلح قوم کے بادشاہ نیکیوں
کے پیغمبر تھے اپنے آنے والوں کے لئے نشان
صداقت چھوڑ گئے۔ اُن کا خیال ضرور یہ تھا کہ
ہماری نسلیں اس کے تلے جمع ہوں گی اور
اُن خوف ناک قلعوں کو (جو ہمارے بعد باغی و
سرکش لوگ بنائیں گے) اپنی اجتماعی قوت
سے اس کے سایہ میں بسر کریں گی مگر اے چین
کے دیوتاؤ سوتے ہو۔ آنکھ نہ کھولو۔ آنکھ
کھولو گے تو لا مذہبی کے شعلوں اور مخالفت کے
دھوئیں کے سوا کچھ نہ پاؤ گے بجائے اس کے
کہ تمہیں آسائش ہو روحانی تکلیف ہوگی خدارا
اپنے لطیف اجسام کو ہمارے خیالات کی گرانی
سے بوجھل نہ بناؤ کیونکہ ہم نے ابھی انسانیت
کی تکمیل ہی نہیں کی اور تم بحیثیت انسان
کامل کے اپنے فرض کو پورا کرچکے ہو نیند کے

سوپران نے مار ڈالا تھا ہمیشہ اُداس رہتی تھی اور اُس کے کوئی لڑکا بالا بھی پیدا نہیں ہوا تھا اِس لئے ناگ راج نے اپنی لڑکی کی رضامندی سے (چونکہ وہ شادی کرنا چاہتی تھی) ارجُن کے ساتھ اُس سے شادی کردی اور اُس سے ارجن کا بڑا لڑکا شریان آروان نامی پیدا ہوا۔

صرف یہی نہیں بلکہ مہابھارت سے اِس کا بھی پتہ چلتا ہے کہ راجہ کی مفقودالخبری کے وقت اُس کی زوجہ دمن نامی کے نکاحِ ثانی کی تشہیر دمن کے والد کی جانب سے کی گئی تھی جس سے ظاہر ہے کہ نکاحِ ثانی بُری نظروں سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔

اس خبر کو سُن کر راجہ اوترپن بہ عزم نکاح ثانی دمن کے گھر چلا آیا۔ اور یہ بھی دستور تھا کہ دیور بھاوج سے بصورت فوتی برادر نکاح ثانی کرے۔

چنانچہ جب والی جنگ میں قتل ہوا اُس کی

قانون کی ذرا بھی تبدیلی کر سکو کیونکہ قدرت کا
ایک ذرّہ بھی بے سبب نہیں بنا اُس کی کوئی
نہ کوئی غرض ہے اور لازم ہے کہ پوری ہو جس
کا پورا ہونا قانون کا تکمیل کو پہونچنا ہے لیکن
تمہاری بے فائدہ کوشش بھی اُس بیوقوف
کے ارادہ سے کم نہیں ہے جس نے چاند پر
مٹی ڈالنی چاہی تھی اِس خیال سے کہ وہ
تاریک ہو جائے گا۔ تم میں سے اکثر سمجھے
ہوئے کہیں گے کہ ہم نے کبھی قانونِ قدرت
کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش نہ کی یہ
غلط ہے کہ اُنھوں نے کوشش کی مگر اِنہیں
اِس کا خیال نہیں ہوا کہ ہم کیا کر رہے ہیں
آیا اس سے کسی بڑے قانون کی مخالفت بھی
ہوتی ہے یا کیا۔ اِنہوں نے ودواہ دواہ کی
تردید میں زور تو لگا دیا لیکن یہ نہ سمجھے کہ
ہم قدرت ہی کے اغراض کی مخالفت کر رہے

ما تو سو رہو۔

روشن خیالو تم جانتے ہو کہ قانون کیا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے۔ قانون ایسا مجموعہ قواعد ہے۔ جس کی ضرورت گروہ انسان کے پیچیدہ تعلقات کے لئے مقصد حصول انصاف ہے جس قانون کا اخلاق سے تعلق نہ ہو وہ قانون ادھورا ہے اعلیٰ درجہ کا اور مکمل قانون وہی ہے جس میں اخلاقی قانون معاشرتی وغیرہ وغیرہ تمام اجزاء لاحقہ سے بحث کی جائے۔

کسی قانون کے الہامی ہونے سے اصل مراد اس کا مکمل ہونا ہے جو قانون الہامی ہے وہ مکمل ہے اور جو مکمل ہے۔ وہ الہامی تم اپنے قانون کو بُرا کہتے ہو لیکن اُسے قانون قدرت سے علیحدہ کرنا بھی تمہارا منشاء ہے یہ ناممکن ہے کہ تم قدرت کے

اُن کے توار استحکام پر موقوف ہے الفت اور
محبت ہر قوم میں ہے۔ اور ہونی بھی چاہیئے
تا وقتیکہ مرد اور عورت میں بالواسطہ یعنی الفت
اور محبت کے وسیلہ سے ملاپ نہ ہو کوئی
تمدنی حیثیت سے ترقی نہیں کر سکتے چنانچہ
ہر قوم کے ہر ایسے قانون میں جو مکمل کیا
گیا ہے افراد کے تعلق بالواسطہ کے لئے
میعادیں مقرر کردی گئی ہیں۔
اس لحاظ سے کہ اُن میعادوں تک فوری
جسمانی و دماغی نشو و نما پاکر انسان اپنے ہر
فعل ہر ارادہ ہر نیت سے پورے طور پر اُن
سے کام لینے پر مجبور ہو جائے پس کون شخص
اپنے مذہب کے متعلق جس کے احکام
حکمت پر مبنی نہ ہوں الہامی ہونے کا دعویٰ
کرسکتا ہے بتم اگر اپنے مذہب کے الہامی ہونے
کو تسلیم کرتے ہو اور کروانا چاہتے ہو تو اُس

ہیں ۔

جس طرح فضائے عالم میں ایک ذرّہ سے لے کر بڑے جرم تک کوئی چیز بلا غرض بلا کسی واسطہ ۔ بلا کسی سبب کے نہیں پیدا ہوئی ۔ اِس طرح انسانی بناوٹ بھی یوں ہی نہیں بلکہ یہی بناوٹ ایک دوسرے انسان کے لئے محبت و الفت کا رشتہ ہے جو عورت اور مرد کے میل یعنی دواد کی بنیاد ہے جس طرح گلاب کا پودا بلا نشو و نما پائے ہوئے اپنے حُسن کی جھلک دِکھا سکتا یا اُس میں خوش بُو کے اظہار کی قابلیت ہی نہیں پیدا ہوتی اس طرح ایک اِنسان بھی جب تک اِس کا نشو نما جسمانی و دماغی پوری طرح نہ ہوجائے اپنے محاسن کا اعتراف خارجی یا باطنی طور پر نہیں کر سکتا دو انسانوں میں کشش کا پیدا ہونا

کیا تم زندگی سے زندگی بڑھ کر چاہتے ہو۔ کیا سائبان کو پھاڑ کر تم سورج کے جھلسانے والی کرنوں سے بچ جاؤ گے۔ نہیں ہرگز نہیں قدرت کا قانون ایک اٹل قانون ہے وہ تمہیں تمہاری خلاف ورزیوں کے ضرور سزا دیگا۔

استدعا

قوم کے ہمدردو۔ ملک کے بہی خواہو۔ اخلاق کی بہترین مثالو۔ مذہب کے سچے مقلدو۔ راجاؤ امیرو۔ سردارو۔ میں آپ سے اس سمع خراشی کی معافی نہیں چاہتی بلکہ میرے لاکھوں ہاتھ بے شمار آہیں۔ لا تعداد نالے۔ بے حساب فغانیں۔ آپ سے معافی کی خواستگار ہیں جنہوں نے اپنے گریہ و بکا کے دوران میں

کے اقوال پر کار بند رہو تم ایسا نہیں کرتے
گو تمہارے مذہب نے دواہ کے لئے ایک
مدت مقرر کردی ہے چنانچہ ویدوں میں ہدایت
کی گئی ہے کہ لڑکے لڑکی کا دِواہ نیچریہ میعاد
کے پورا کرنے کے بعد مناسب وقت پر ہونا
چاہیئے۔ مثلاً پندرہ سترہ اکیس برس تک۔
اِس کے بعد وہ باقاعدہ شادی کرسکتی ہیں
کیا اب بھی تمہیں اِس کا یقین نہیں کہ تم
قانون قدرت کی خلاف ورزی کر رہے ہو
تم نے بال وِداہ جائز کر رکھا ہے جس کا
نتیجہ بیوہ ہونا ہے۔ کوئی قوم اور کوئی مذہب
عورت کی اس ذلیل زندگی کو پسند نہیں کرتا۔
جیسی تمہیں پسند ہے اور اسی کے خاطر
تم اپنے پاک مذہب کو بھی بدنام کرنے
لگے ہو دراں حالیکہ تمہارا مذہب تمہیں سیدھا
راستہ بتا چکا ہے۔ اے آریہ پرشو

منتظر ہوگی عیش و نشاط کی محفلیں اور جاہ و اقبال
کے جمگھٹے رہیں گے پرمیشور وہ زمانہ کب آئیگا۔

اے ہندوستان کے شریفو! اگر تم کو اپنے ملک کے
رسم و رواج ہی کا بہت لحاظ ہے! تو تم کو کبھی کبھی
اپنی رانڈ بہو بیٹیوں کے قابل افسوس حال پر
بھی رحم کرنا چاہیئے۔ جن کو تم نے خونِ جگر پلا پلا کر۔
آنکھوں پر بٹھا بٹھا کر بڑے ناز و نعم سے پرورش کیا
تھا۔ انہی کو اس ذلت و خواری اور اس بے مزا
زندگی میں زندگی بسر کرتے پسند کروگے؟

ہائے تمہاری محبت کیا ہوئی کیا تمہارے محبت
بھرے دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوگئے خدا کے
لئے ان پر ترس کھاؤ۔ رحم کرو۔ وہ اگر تمہارے لختِ
دل۔ نورِ نظر نہیں ہیں تو نہ سہی تمہارا خون تو اُن
میں ملا ہے۔ یہ بھی نہ سہی وہ آدمی تو ہیں۔ آدمی
نہ سہی حیوان تو ہیں۔

ارے خدا کے بندو اُن میں جان تو ہے۔ اُن میں

اکثر پُر درد بند آپ کے گوش وگذار کئے ہیں۔
(جن کو قطرات خونِ جگر کہنا بے جا نہ ہوگا۔)
اگر آپ نے غور سے سُنا ہے اور اِس کچھ متاثر
ہوئے ہیں تو سب سے پہلے جس فرض کو کرنے
کا تہیّہ۔ جس ذمّہ داری سے سبک دوش ہونے
کا ارادہ جس کام کے کرنے کا خیال۔ جس مشین
کے چلانے کی نیت کرو۔ اور جو تدبیر تمہیں عورت
کے بہبودی کی سوجھی اس کا عنوان یہ ہو (وِدھوا
وواہ شاستراً جایز ہے اور اس کا جواز ہند
کی عین بہتری ہے۔)
آہ۔ اگر ایسا ہوگا تو لاکھوں مظلوموں اور
بے کسوں کی دعائیں تم پر احسان مندی اور
شکر گذاری کے پھول نچھاور کریں گی۔ مسرت
اور امتنان کا طرّہ تمہاری اولوالعزمی اور کامیاب
پیشانی پر لہراتا ہوا دکھائی دے گا۔ اور سرسبزی
کے (دروازہ پر فارغ البالی استقبال کے لئے

خواہش تو ہے !!

بس یہی سمجھ کر اِن آفت کی ماریوں کو زندہ درگور ہونے سے بچاؤ رسم و رواج کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے لوگو - ہاتھ پاؤں ہلاؤ - سونے والے جاگو!! بہت بڑا زمانہ ہے نہایت نازک وقت ہے - اپنی حمیّت و غیرت کا صدقہ - اپنی اور اپنے خاندان کی آبرو کا صدقہ اے دعا اثر کر اثر چل ملک مان جا - قوم سنبھل جا -

تمام شد